O

درد الفاظ میں ڈھلتے تھے کبھی رات ڈھلے
مجھ پہ اشعار اترتے تھے کبھی رات ڈھلے

اب سرِ شام سرک آتے ہیں دہلیز کو لوگ
ہم اسی شہر میں پھرتے تھے کبھی رات ڈھلے

خوف محسوس نہیں ہوتا تھا ہر لمحے سے
شاذ ڈرتے تھے تو ڈرتے تھے کبھی رات ڈھلے

https://emad-ahmad.com/

رات کی شفق میں سکرین پہ رہتی ہے نظر
تم بھی مہتاب پہ مرتے تھے کبھی رات ڈھلے

اب کوئی رنج، کوئی درد، کوئی روگ نہیں
بام و در کیسے سسکتے تھے کبھی رات ڈھلے

میرے اندر کے جنوں، میرے مقدر کے ملال
میرے اندر ہی سلگتے تھے کبھی رات ڈھلے

کوئی صدمہ، کوئی غم یا کوئی محرومیٔ ذات
سارے پتھر ہی پگھلتے تھے کبھی رات ڈھلے

تم عماد اتنے برس ایک سے دن کاٹ کے بھی
کیسے لمحوں میں بدلتے تھے کبھی رات ڈھلے

https://emad-ahmad.com/